

مَنْ يَتَّبِعْهُ يَكْفُرْ  
مَنْ يَتَّبِعْهُ يَكْفُرْ  
مَنْ يَتَّبِعْهُ يَكْفُرْ

# سلاطین

۶۳

۱۱

۱۹ ۶ ۲۵

— جس میں —

شجراتِ چشتیہ، صابریہ، نظامیہ، نقشبندیہ، قادریہ، سہروردیہ، رشیدیہ، امدادیہ  
اور افکار اور ادوار و اعمال نافعہ سلوک و سلج ہیں

— مرتبہ —

زبدۃ السلف قدوة الخلف شیخ الاسلام حضرت مولانا الحاج مولوی السید حسین احمد مدنی

— صدر المدینہ دہلی —

یا اجازت حضرت شیخ الاسلام و فیوضہم  
احقر سید احمد نے اپنے کتب خانہ اعزازیہ دیوبند سے شائع کیا

کتب خانہ اعزازیہ دیوبند

ہر قسم کی مدنی و غیر مدنی عربی، فارسی، اردو، ہندی کتب  
اور اکابر علماء دیوبند کے تصانیف بہاریت اذکار کے کاتب



# چند مطبوعات کتب خانہ اعزازیہ یونیورسٹی

**اعقل و نقل** از تالیفات مبارکہ علامہ العصر مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی

دیوبندی جس میں عقل سلیم اور نقل صحیح کا توازن کیے گیا گیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کسی تعارض نہیں ملتا اہل علم حضرات کے خاص کام کی چیز ہے۔ قیمت ۲۰ روپے

**الاسم المصیب** خطیب بغدادی نے جو امام اعظم ابو حنیفہ پر اعتراضات کئے تھے اس کا جواب۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ دیگر

**اصلاح الرسوم مدلل مکمل** ہو گا کہ اس زمانہ میں اکثر مسلمان شادی وغنی وغیرہ کی سنی سنی اور من گھڑت رسوم کے اس دور پر پابند ہو گئے ہیں کہ ان کی ادائیگی میں فراغ اور اجبات ترک نہ کیا تو بلا سے ہو جائیں مگر یہ رسوم اپنے معینہ و مقربہ اوقات ہی پر ادا ہوں مسلمانوں کو ان ذمہ سے بچانے کے لئے محترم

الحاج مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب حرات علیہ کی تصنیف ہے جس میں پیدائش سے لیکر مرنے تک کی رسوم قبچہ کا تذکرہ کر کے اسکی ذمہ داریوں پر کافی روشنی ڈال کر مسلمانوں کو اس بلا سے بچانے کی سلی مشکوہ فرمائی ہے۔ جو ان رسوم کی پابندی کی وجہ سے پریشانی تکدستی۔ ان کا اس اور دیگر مصائب کی صورت میں اپنی نازل ہوتی ہے۔ قیمت ۱۰ روپے

**الراہی النجیح فی ذکر کما التراجیح** از تالیفات مولانا صاحب

رکعت ہونا اور تراجیح و تہجد کے علیحدہ ہونے پر حاجت بحث۔ قیمت ۱۰ روپے چار آنہ

**الاقصاوی الضاد** ایک زمانہ دراز سے عوام تو عوام خواہ اس تک لفظ

ضاد کے تلفظ میں جھگڑتے چلے آئے ہیں کوئی اسکوئی اور بڑھتا ہے تو کوئی ڈال اس بات کو دیکھتے ہوئے حاجت منقول و معقول لفظ نادرہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب

بانی دارالعلوم دیوبند جناب مولانا حکیم محمد رحیم اللہ صاحب بخوبی نے الاقصاوی تصنیف فرمایا جس میں فرقہ پرستی کے دلائل کو بیا کر کے چوہات حق تمی اس کو واضح کر دیا ہے جن کو فن قرأت کے ذمہ ہے ان کے لئے یہ رسالہ بہت ہی مفید ثابت ہو گا قیمت ۲۰ روپے

**اغلاط العوام** عوام میں جو غلط مسائل مشہور ہیں انکی اصلاح۔ قیمت ڈیڑھ آنہ دارا

**الہندی علی المفند قسم اول** حسام الحرمین کے فرضیہ نام کا حقیقی جواب اور علماء

رضا خوالہ دیوبند کے عقائد کا بیان قیمت ۲۰ روپے

**ارشاد مرشد لیلہ** اس میں طالب ماہ خدا کیلئے سموات و زمروہ ذکر کئے ہیں۔ قیمت ۲۰ روپے

**اولیٰ کاملہ** غیر مقلدین کے اس اعتراضات کے جوابات اور اپنی گیارہ اعتراضات۔ قیمت ڈھائی آنہ دارا

**الاسلام** انتقامت اسلام پر جناب مولانا شبیر احمد صاحب کی مشہور و معروف تقریر۔ قیمت ۱۰ روپے

**تیسیر لمبتدی کل** جس میں صرف فارسی اور عربی دونوں کے قواعد اس خوبی سے

آسان کر دیئے گئے ہیں کہ مبتدی ایک ہی کتاب پڑھ کر معمولی عربی فارسی بولنے اور لکھنے پر قادر ہو سکتا ہے اور

**تنویر السراج فی لیلۃ المعراج** از تالیفات مولانا صاحب

واقعات کے عجیب و غرائب اور جس قدر بے شمار معجزات شامل ہیں وہ کسی سے مخفی نہیں لیکن انقلاب زمانہ اور حاضرہ کی افراط و تفریط سے مثل دیگر امور کے معراج شریف کے واقعات بھی اس افراط و تفریط سے بچ سکے اس انقلاب کو دیکھتے ہوئے حضرت مولانا الحاج شاہ محمد اشرف علی صاحب

تہانوی رحمۃ اللہ علیہ نے تنویر السراج تالیف فرمایا جو دارا تعبیر صادق حدیث شریف سے خواجگہ عادت دکھائی

بیان کئے ہیں۔ دینداروں کے لئے قابل دید قیمت ۱۰ روپے



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين وعلى آله وصحبه وتابعيه <sup>جمعين</sup>  
 اما بعد چونکہ ارشاد خداوندی و آیتا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اور اظہارِ نعمتِ الشکر واجب قرار  
 دیتا ہے بنا بریں حسب مقام بعض امور کا ذکر کرنا نہ صرف مناسب بلکہ ضروری خیال کرتا ہوں۔  
 اللہ تعالیٰ نے ابتدا ہی سے بے شمار اور عظیم الشان مادی اور معنوی نعمتوں کی اس ظلوم و جہول تنگ خاندان  
 پر بارش فرمائی فللہ الحمد والمنة

سن آن خاکم کہ ابر نو بہاری | کنڈاز لطف بر من قطرہ باری

ان گرانمایہ نعمتوں میں سے عظیم الشان نعمت بھی ہے کہ ۱۳۳۰ھ ماہ شعبان میں جب کہ میں تقریباً تمام کتب  
 درسیہ دوران کے آخری امتحان سے فارغ ہوا تھا اور اسی مہینہ کی آخری تاریخوں میں حضرت والد صاحب مرحوم و مخفور  
 نے سفر حجاز کا سفر اپنے جملہ متعلقین کے اعلان کر دیا تھا باشارہ حضرت شیخ الہند قدس سرہ العزیزہ باصرہ برادر بزرگ  
 مولوی محمد صدیق صاحب مرحوم آستانہ حضرت قطب قطاب سرگروہ اولیاء اللہ سید العارفین امام زماں مولانا  
 رشید احمد صاحب حنفی انصاری پستی صابری نظامی نقشبندی قادری سہروردی قدس سرہ العزیزہ پر حاضر ہوا  
 اور بوسیلہ حضرت استاذ جناب مولانا حبیب الرحمن صاحب دیوبندی مرحوم و مخفور استہدائے بیعت طریقت و  
 ارشاد پیش کی حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے باچون و چہرہ درخواست قبول فرما کر سلسلہ بیعت فرمایا اور ارشاد  
 فرمایا کہ چونکہ تو مکہ معظمہ جا رہا ہے اور وہاں حضرت مرشد قلب العالم سید العارفین مولانا الحاج ابراہیم اللہ صاحب  
 قدس سرہ العزیزہ موجود ہیں انھیں سے ذکر و شغل کی تلقین حاصل کر لیتا۔ چنانچہ اسی روز وہاں سے روانہ ہو کر  
 دیوبند ہوتا ہوا وطن مالوف پہنچا۔ خدا کے فضل و کرم سے اس بیعت مبارک کے آثار اسی دن سے میں اپنے میں ملنے  
 لگا رو یا سائے عالم کا سلسلہ بھی جب ہی سے شروع ہو گیا۔

چونکہ اس زمانہ میں سفر حجاز کے لئے صرف بندہ چار گام و بنگال کھلا ہوا تھا سواصل وغیرہ پر طاعون کے زور و شور  
 کی بنا پر قریظیوں کی بھی سختیاں تھیں اس لئے بہت زیادہ زمانہ مکہ معظمہ پہنچنے میں صرف ہو گیا۔ یہاں تک کہ  
 آخر ماہ ذی قعدہ ۱۳۳۰ھ میں تین ماہ متواتر سفر میں گزارنے پر مکہ معظمہ پہنچا ہوا بعد از انتظام اقامت و ضرورتاً



مناسک حضرت سید العارفین قطب العالم جناب حاجی امداد اللہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کی بارگاہ  
 میں شرف یابی کی نعمت حاصل ہوئی۔ حضرت حاجی صاحب موصوف سے مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہما کا بیعت فرمانے  
 کے بعد ارشاد و تلقین کو حضرت رحمۃ اللہ علیہ پر معمول فرمادینا مع دیگر بیانات ذکر کیا۔ حضرت حاجی صاحب نے نہایت  
 شفقت فرمائی اور پاس انفاس کی تلقین کرنے کے بعد ارشاد کیا کہ ہر روز بوقت صبح ہمارے یہاں حاضر ہوا کر  
 اور یہی عمل کیا کر۔ اس زمانہ میں روزانہ تقریباً آٹھ بجے صبح سے دس گیارہ بجے تک اذن عام ہوتا تھا مولانا صاحب  
 صاحب مرحوم ثنوی شریف پڑھا کرتے تھے۔ چنانچہ حسب ارشاد روزانہ حاضر ہوتا رہا۔ حج و عمرہ کے مناسک سے  
 فارغ ہونے پر اواخر ذی الحجہ ۱۳۳۷ھ میں بوقت روانگی قافلہ مدینہ منورہ بعد از ظہر حاضر ہوا اگرچہ وہ وقت عام  
 اجازت کا نہ تھا مگر حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بارگاہ میں بلا لیا یا جو دیکھ اس وقت میں بہت ضعیف تھے پلنگ  
 پر لیٹے ہی رہا کرتے تھے پیچھے پڑھتے گئے اور غایت شفقت سے پاس بلا کر میرے اور بھائی سید احمد متک کے سر پر اپنے  
 دو دن ہاتھوں کو پھیر کر فرمایا کہ تم کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا۔ چونکہ اس ارشاد پر میں نے سکوت کیا تھا فرمایا کہ ہاں  
 میں نے قبول کیا حسب ارشاد وہ دنوں نے یہ کلمات کہے۔ وہاں سے رخصت ہو کر تبریز کی گورنمنٹ میں مکہ منظر جہاں پر  
 قافلہ روانگی کے وقت جمع ہوا کرتا تھا، پر پہنچا دو ہی تین دن گذرے تھے کہ منزل رانج کی شب میں جناب سرور  
 کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت باسعادت خواب میں نصیب ہوئی۔ یہ سب پہلی زیارت آنحضرت علیہ السلام  
 کی تھی۔ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھ کر قدموں پر گر گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا مانگتا ہے؟ میں نے عرض کیا  
 کہ حضرت جو کتابیں میں پڑھ چکا ہوں وہ یاد ہو جائیں اور جو نہیں پڑھیں ہیں ان کے متعلق اتنی نوت ہو جائے  
 کہ مطالعہ میں نکال سکوں آپ نے فرمایا کہ یہ تجھ کو دیا۔ محرم الحرام ۱۳۳۷ھ کی ابتدائی تاریخوں میں مدینہ منورہ پہنچا  
 وہاں پہنچنے پر قیام گاہ اور معیشت کے استدرالاجہاؤں بڑے کہ حضرت حاجی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کے  
 تعلیم کردہ شغل پر عمل نہ کر سکا۔ فقط مکہ معظمہ کے قیام کی مدت میں اسپر عمل پیرا ہوا تھا بالآخر اسی سال ماہ جمادی الثانی  
 میں حضرت حاجی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کا وصال ہو گیا۔ اس کے بعد مجھ کو شوق ساوک پیدا ہوا تعلیم کر وہ شدہ ذکر کو  
 مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں کیا کرتا تھا۔ مگر چونکہ بدن میں حرکت پیدا ہوتی تھی اس لئے لوگوں کے  
 مطلع ہونے کا خیال اس امر کا باعث ہوا کہ بیرون شہر قریب مسجد اجابتہ بعض افتادہ کمجوروں کی جھارپوں میں جا کر  
 تنہائی میں جب تک جی لگے ذکر کیا کروں۔ چنانچہ اس حالت پر ایک زمانہ گذرا اس اثنا میں جو رویائے صالحہ اور  
 حالتیں پیش آتی تھیں گنگوہ شریف حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں بذریعہ مکاتیب پیش کرتا رہتا تھا اللطاف بیکرا



کے ساتھ ہمیشہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جو ابات میں مفید ارشادات کے ساتھ اعانت فرماتے رہے اس اثنا میں ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ گیارہ حضرات اولیاء اللہ میں سے تشریف لائے ہیں اور فرمایا کہ ہم تجھ کو اجازت دیتے ہیں ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ حضرت خواجہ ابراہیم بن ادہم رحمۃ اللہ علیہ ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں میں خدمت میں حاضر ہوا تو ایک تہائی ایک کھجور کا عنایت فرمایا اور کہا کہ باقی دو ٹکٹ دوسرے مشائخ طریقہ کے ذریعہ سے تجھ کو دیئے جائیں گے۔ اس قسم کے بہت سے خواب دیکھے۔

بالآخر ۱۳۳۷ھ کے رمضان یا شوال میں کرامت نامہ پہنچا کہ تجھ کو ایک مہینہ کیلئے گنگوہ آجانا چاہئے۔ اس پر حضرت والد صاحب مرحوم نے ارادہ فرمایا کہ صرف بھلو گنگوہ شریف بھیجیں بڑے بھائی صاحب مرحوم کو وہاں کی چھری کا بہت زیادہ شوق تھا وہ ذی قعدہ ۱۳۳۷ھ میں خفیہ طریقہ پر بقصہ حاضری گنگوہ شریف روانہ ہو گئے۔ اگرچہ حضرت والد صاحب کا قصد یہ تھا کہ بعد از حج جب کہ قوافل مدینہ منورہ سے جدہ واپس ہوں گے اس وقت بھلو بھیجیں گے مگر بھائی صاحب کی تہائی کی بنا پر حکم فرمایا کہ تو بھی ابھی چلا جا چنانچہ میں براہ منبج البحر جدہ پہنچا تو معلوم ہوا کہ بھائی صاحب مرحوم جہاز دہلے اور حج کے قریب ہو جانے کی بنا پر کہ معتذر چلے گئے ہیں اور وہاں ہی مقیم ہیں۔

بالآخر میں بھی کہ معتذر پہنچا اور نعمت حج و عمرہ سے فیضیاب ہونے کی تاریخوں کے بعد جدہ دونوں واپس ہوئے مگر دفائی جہازوں کا اس سال کرایہ اس قدر گراں تھا کہ ہم دونوں کے پاس کی مقدار ہرگز کافی نہ تھی بالآخر ادا دل محرم ۱۳۳۷ھ میں بادبانی جہاز دہلہ مستطابانے والا بلا جس نے تقریباً سو مہینہ کے بعد مستطاب پہنچا یا مستطاب سو ہر ہفتہ میں ایک غانی جہاز کراچی جاتا تھا تقریباً ایک ہفتہ قیام کرنے کے بعد وہ جہاز آیا دو دو روپیہ فی ٹکٹ پر کراچی پہنچنا ہوا اور پھر اوائل ماہ ربیع الاول میں گنگوہ شریف کی حاضری نصیب ہوئی۔ اس اثنا میں تمام راہ میں میرے مشاغل سلوک بڑا برجاری رہا اور بفضلہ تعالیٰ روئے صالح اور مختلف احوال وارد ہوتے رہے گنگوہ شریف پہنچنے پر حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بہت زیادہ عنایات فرمائیں۔ والد صاحب مرحوم کے خطوط سے چونکہ حضرت کو پوری کیفیت معلوم ہو چکی تھی اس لئے یہاں انتظار تھا۔

بھائی صاحب مرحوم سہارنپور سے بالابالا حاضر خدمت ہوئے اور میں نے عرض کیا کہ میں پہلے دیوبند جاؤنگا وہاں سے خدمت اقدس میں حاضر ہوں گا۔ بھائی صاحب مرحوم سے حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ تم دونوں کے لئے ہمنے ایک ایک جوڑا کپڑا تیار کر رکھا ہے مگر حسین احمد کے حاضر ہونے کے بعد وہاں کا چنانچہ جب میں دیوبند سے براہ نانوتہ پیدل حاضر ہوا تو وہ جوڑے جو کہ ابھی جدید تھے ہر ایک کو عطا کئے گئے چونکہ ان میں کرتہ پاجامہ ٹوپی ہی



تھی اس لئے بھائی صاحب مرحوم نے عرض کیا کہ حضرت ہم دونوں اپنے اپنے علم لائے ہیں اور پیش کر دیتے ہیں تو ان کو بھی ہمیں دیدیں فرمایا کہ ہنس کو بچو دیکھا جائیگا حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بکمال شفقت آخری شکل سلوک تلقین فرمایا میں نے اپنی ان رویا کو جو کہ راستہ میں دیکھی تھیں تنہائی میں پیش کیا جن میں سے ایک یہ تھی کہ میں حضرت عطاء اللعالم حاجی امداد اللہ صاحب مرحوم کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں اور اس سے پہلے ایک مقدار کھجوروں کی حضرت کے یہاں بطور ہدیہ پیش کر چکا ہوں تو حضرت نے فرمایا کہ تو خود آکر ان کھجوروں کو تقسیم کر دے میں نے عرض کیا کہ حضرت یہ کھجوریں تو میں آپ کے لئے لایا ہوں میرے یہاں تو اس کی دوکان ہے اس زمانہ میں مدینہ منورہ میں مسائل معاش کے لئے دوکان کی گئی تھی اور کھجوریں بھی جمع کی گئی تھیں کہ موسم حج میں فروخت ہوں گی حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں میں جانتا ہوں کہ ہندستان میں کن شقتوں سے یہ کھجوریں حاصل ہوتی ہیں مولانا گنگوہی قدس سرہ العزیز نے اس خواب کو سن کر ارشاد فرمایا کہ حضرت حاجی صاحب قدس سرہ العزیز کے یہاں سے حج کو اجازت ہو گئی میرے یہاں سے بھی عنقریب ہو جائیگی۔

(چونکہ طلب اجازت و خلافت میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھی میں نے عرض کیا کہ حضرت میں تو اسکا خواستگار نہیں ہوں) اس پر غالباً سکوت فرمایا۔ بارگاہ و رشیدی کی حاضری میں بفضلہ تعالیٰ و ارواح و معنوی نعمتیں بہت زیادہ حاصل ہوتی رہیں۔ ایک شب پندرہ سولہ دن کے بعد بعد از عشاء جب کہ میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی پیٹھ دبا رہا تھا بین النوم و الیقظہ کی حالت طاری ہوئی اور سنا گیا کہ ایک شخص کہتا ہے کہ تجھ کو چالیس دن کے بعد اجازت ہوگی۔ اس کے بعد ٹھیک چالیس دن گزرنے پائے تھے کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بعد از عصر ارشاد فرمایا کہ اپنے اپنے علم لے آؤ بھائی صاحب نے دونوں علمے حاضر کے حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے ہر دو کو اپنے پاس بٹھا کر اپنے دست مبارک سے علمے ہاندھے اس کے چند منٹوں کے بعد بھائی صاحب کے فرمایا کہ جانتے ہو یہ کیسی دستار تھی بھائی صاحب مرحوم نے فرمایا کہ دستار فضیلت تھی فرمایا کہ نہیں یہ دستار خلافت تھی تم دونوں کو میری طرف سے اجازت ہے! اس کے بعد کچھ عرصہ خدمت اقدس میں رہنا ہوا مگر قسمت نے یاد دہی نہ کی اور بہت جلد اختراق جسمانی کی نوبت آگئی۔ افسوس کہ اپنی تن پیروری اور نفس پرستی کا طبع اور غفلت ہمیشہ میدان عمل میں مدعا ہوتی رہی جس کی بنا پر ہر طرح ناقص ہی رہا اور نہ نعمار الہیہ نے کبھی نکل نہ فرمایا اور نہ حضرت مرشد قدس سرہ العزیز کی توجہات اور حضرت شیخ الہند قدس سرہ العزیز کی برکات نے اضافہ سے کوئی کوتاہی کی!

چند برخود تہمت دین مسلمانانہم

سود گشت از سجدہ راہبتاں پیشانیسم



از کتب مقصودہ شد فہم حدیث

لا دین و لا دنیا بے کار بسا ندیم

حضرت شیخ الہند قدس اللہ سرہ العزیز کی خدمت میں اگرچہ زیادہ تر رہنا نصیب ہوا مگر وہاں بھی باوجود ان کی توجہات بے غایات کے اپنی نا عاقبت اندیشیوں اور نالائقیوں نے کئی کھلانے میں کمی نہ کی غرض کہ حقیقی معنوں میں میں اپنے اسلاف اور اکابر کرام کے لئے ننگ و عار ہی رہا اور حضرات اہل چشت اور دیگر مشائخ اہل طریق کا صحیح معنوں میں بدنام کرنے والا۔ تاہم مجھ کو ان فضائل خداوندی سے بہت زیادہ امیدیں ہیں کہ مثل سگ اصحاب کہف مجھ کو اپنے اولیا کرام کے فیوض سے مستفید ہونیکا موقع عنایت فرمائیں گے اور اپنے دوستوں و بھائیوں سے امید رکھوں کہ وہ اپنی دعوات صالحہ اور توجہات دہم سے اس رو سیاہ خاندان کی دستگیری فرمائیں گے۔

چونکہ عرصہ سے بہت سے اجاب کا اصرار چلا آ رہا تھا کہ شجرہ مرتب کیا جائے تاکہ دوستوں کو نفع ہو۔ اس بنا پر ترتیب دل پیش کرتا ہوں۔ اولاً شجرہ چشتیہ صابریہ ذکر کیا گیا ہے کیونکہ ہمارے مشائخ قدس اللہ سرہ ہم کا اصل سلوک اسی طریقہ میں ہوا۔ یہ نسبت ان میں دیگر نسبتوں پر غالب تر ہے۔ پھر اس سلسلہ کے مشائخ کا تذکرہ اولاً نثر میں اس کے بعد نظم میں پھر نظم ہی آردو۔ فارسی۔ عربی۔ تینوں زبانوں میں ذکر کر دی گئی ہے۔ جن میں کو جس سے ذوق ہو اس کو اختیار فرمائیں۔ آخر میں ایک مختصراً نظم ذکر کر دی گئی ہے۔ اگر کسی صاحب کو وقت کی تنگی کی وجہ سے طویل شجرہ پڑھنے کی فرصت نہ ہو تو وہ اس مختصراً نظم کو پڑھ لیا کریں چونکہ دعوت میں توسل کرنا خواہ اعمال صالحہ سے ہو یا عالمین صالحین سے اولیاء اللہ سے ہو یا انبیاء اللہ سے ملائکہ مقربین سے ہو یا اسماء و صفات و افعال الہیہ سے اجابت دعائیں بہت زیادہ مفید اور مؤثر اور سلف صالحین کا معمول ہوا ہے اس لئے ان شجروں کو اسی طریقے توسل پر ترتیب دیا گیا ہے۔ مناسب یہ ہے کہ اجنبی روزانہ کم از کم ایک مرتبہ جو کس بھی شجرہ پسند خاطر ہو پڑھ لیا کریں اپنے لئے اور اس ناکارہ ننگ خاندان کے لئے بھی دعا کریں۔ امید قوی ہے کہ اس طریقہ پر دعا قبول ہوگی۔

و علی اللہ التکلان و هو ولی التوفیق

ناکارہ و نالائق

ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ

۱۳۶

مورخہ



# شجرة مباركة رشيد قدوسية صابرية مشهورة

اللَّهُمَّ بِجَاهِ قَاطِبِ الزَّمَانِ سَيِّدِنَا وَمُرْشِدِنَا وَمَوْلَانَا رَشِيدِ أَحْمَدِ الْكَنْكَوْهِ هِيَ قَدَسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيزُ  
 وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ مَوْلَانَا الْحَاجِّ الْحَافِظِ الشَّيْخِ إِفْرَادِ اللهِ الْمُهَاجِرِ قَدَسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيزُ  
 وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِنَا نُوْرٍ مُحَمَّدٍ الْجَهَنجِيهَا نُورِي قَدَسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيزُ  
 وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِنَا الشَّاهِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الشَّهِيدِ قَدَسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيزُ  
 وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِنَا عَبْدِ الْبَارِي الْأَمْرُوْهِ هِيَ قَدَسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيزُ  
 وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِنَا عَبْدِ الْهَادِي الْأَمْرُوْهِ هِيَ قَدَسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيزُ  
 وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِنَا عَضُدِ الدِّينِ الْأَمْرُوْهِ هِيَ قَدَسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيزُ  
 وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِنَا الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ الْمَكِّيِّ قَدَسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيزُ  
 وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِنَا الشَّاهِ مُحَمَّدِي قَدَسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيزُ  
 وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِنَا حَبِيبِ اللهِ الْإِلَهِيِّ قَدَسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيزُ  
 وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِنَا أَبِي سَعِيدٍ الْكَنْكَوْهِ هِيَ قَدَسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيزُ  
 وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِنَا نِظَامِ الدِّينِ الْبَلْخِي قَدَسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيزُ  
 وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِنَا جَلَالِ الدِّينِ التَّهَانِيْسِي قَدَسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيزُ  
 وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِنَا قَاطِبِ الْعَالِمِ الشَّيْخِ عَبْدِ الْقَدُوسِ الْكَنْكَوْهِ هِيَ قَدَسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيزُ  
 وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْعَارِفِ الرَّدْوَ لُؤِي قَدَسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيزُ  
 وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِنَا أَحْمَدَ الْعَارِفِ الرَّدْوَ لُؤِي قَدَسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيزُ  
 وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِنَا الشَّيْخِ عَبْدِ الْحَقِّ الرَّدْوَ لُؤِي قَدَسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيزُ  
 وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِنَا جَلَالِ الدِّينِ كَبِيرِ الْأَوْلِيَاءِ الْبَيَانِي قَدَسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيزُ  
 وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِنَا شَمْسِ الدِّينِ الْبُرْهَانِي قَدَسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيزُ  
 وَبِجَاهِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِنَا وَسَيِّدِ الْعَارِفِينَ عَلَاءِ الدِّينِ عَلِيِّ أَحْمَدِ الصَّبَائِي قَدَسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيزُ



وَبِحَاہِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِ نَافِرِيْدِ الدِّيْنِ شَكَرَ كَيْفَ الْجُودِ هِيَ قَدَّرَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ  
وَبِحَاہِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِ نَاقُطِبِ الدِّيْنِ بِخِيَارِ الْكَاكِبِي قَدَّسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ  
وَبِحَاہِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِ نَاقُطِبِ الْعَالِمِ اِمَامِ الزَّمَانِ مَرْكَزِ الطَّرِيْقَةِ  
مُعِيْنِ الدِّيْنِ حَسَنِ الشَّجَرِي قَدَّسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ -

وَبِحَاہِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِ نَا الشَّيْخِ عُمَانِ الْهَارُوْتِي قَدَّسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ

وَبِحَاہِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِ نَا الْحَاجِّ السَّيِّدِ الشَّرِيْفِ الزُّنْدَقِي قَدَّسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ

وَبِحَاہِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِ نَا مَوْدُوْدِ الْبُحْشِي قَدَّسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ

وَبِحَاہِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِ نَا اَبِيْ يُوْسُفِ الْبُحْشِي قَدَّسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ

وَبِحَاہِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِ نَا اَبِيْ مُحَمَّدٍ الْخُزَّمِ الْبُحْشِي قَدَّسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ

وَبِحَاہِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِ نَا اَبِيْ اَحْمَدِ الْاَبْدَالِ الْبُحْشِي قَدَّسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ

وَبِحَاہِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِ نَا اَبِيْ اِسْحَاقَ الشَّاي قَدَّسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ

وَبِحَاہِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِ نَا مَشَادِ عَلُو الدِّيْنُوْرِي قَدَّسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ

وَبِحَاہِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِ نَا اَبِيْ هُبَيْرَةَ الْبَصْرِي قَدَّسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ

وَبِحَاہِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِ نَا حُدَّ يَفْتَا الْمَرْعِشِي قَدَّسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ

وَبِحَاہِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِ نَا السُّلْطَانِ اِبْرَاهِيْمِيْنَ اَدَهْمِ الْبَلْخِي قَدَّسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ

وَبِحَاہِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِ نَا قُضَيْلِ بْنِ عِيَاضِ قَدَّسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ

وَبِحَاہِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِ نَا عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زَيْدِ قَدَّسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ

وَبِحَاہِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِ نَا الْحَوَاجِّ حَسَنِ الْبَصْرِي قَدَّسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيْزَ

وَبِحَاہِ سَيِّدِ نَا عِدْنَةَ الْعِيَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ

وَبِحَاہِ سَيِّدِ نَا وَمَوْلَانَا سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ اَحْمَدَ الْمُجْتَبِي

مُحَمَّدِ الْمُصْطَفِي صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْكَ وَعَلَى اٰلِهِ وَسَلَّمَ

بندہ نالایق حسین احمد اور اس کے دینی بھائی کو اپنی محبت و معرفت رضا واستقامت و حسن خاتمہ عطا فرما۔ و صلی اللہ علی خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ و صحبہ وسلم



# شجرہ مبارکہ منظوم پشتیبہ صابرا ایداد یہ رشیدہ

تاریخ وفات **رزقنا اللہ کما اترہانی الدارین آمین** مقام دفن

حمد ہے اور شکر ہے سب اس حد کے واسطے  
 حمد ہے سب تیری ذات کبریٰ کے واسطے  
 عاجزوں کو جس نے فرمایا دعاس کے واسطے  
 اور درود و نعت ختم الانبیاء کے واسطے

اور سب اصحاب آل محبت کے واسطے

خلاق نے تھیرائے ہیں کیا کیا دعا کے واسطے  
 در بدر پھرتی ہے خلقت التجس کے واسطے  
 ہے ترا ہی واسطے مجھ مبتلا کے واسطے  
 آسرا تیرا ہے پر مجھ بینوا کے واسطے

رحم کر مجھ پر الہی اویس کے واسطے

گرچہ نالائق ہوں میں بدکار ہوں ظالم جہول  
 ان بزرگوں کو شفیع لایا ہوں میں ہو کر جہول  
 پر میرا جو مدعا دل کا کیسی صورت حصول  
 کیجیو یہ عرض میری ان کی برکت سے قبول

ہاتھ اٹھاؤں جب ترے آگے دعا کے واسطے

علم اور عرفان سے سینہ مرا معمور کر  
 دولت اخلاص دے تجھ وریا سے دہر کر  
 جام تسلیم و رضا سے مست کر مشرور کر  
 نعت دیدار و جنت قسمت مہجور کر

وہ جو باہر جادوی انانی تہمت اس رشید احمد رشید با سخا کے واسطے

قصبہ گنگوہ خلیع سہارنپور  
 شمع کو مسجد ہونی اور شمع کو گئے خانہ نصیب  
 خالق کو ہوتا ہے حج و زیارت خانہ نصیب  
 کر طلب کا اپنی مجھ کو جو شمس مستانہ نصیب  
 کر مجھے اپنی مدد سے حج مسر و انہ نصیب

حرمناوی الاخریٰ شمسہ طابہی امداد اللہ ذوالعطا کے واسطے

پس چھڑا دے نفس و شیطان سے الہی دل مرا  
 پاک کر ظلمات و غصیاں سے الہی دل مرا  
 کر مشرف عشق رحمان سے الہی دل سرا  
 کر منور نور عرفان سے الہی دل سرا

میں یہ تجرہ نظر کیا ہوا قلب العالم حضرت علامہ امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور اس میں حسین حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب  
 رحمۃ اللہ علیہ کی ہے اور دو مجلس علم اور عقاب اللہ سے طابہی امداد اللہ ذوالعطا کے واسطے تک وہاں امر حرم نے حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ  
 علیہ کے متوسلین کے لئے زیادہ فرمائیں ۱۲۱۲



<p>۲۰ رمضان المبارک ۱۳۲۷ھ</p>	<p>حضرت نور محمد پر دنیا کے واسطے</p>	<p>جنھما نہنہ منظر نگار</p>
<p>اے رحیم ایسا نہیں ہے تیری رحمت سے بچنا ایسے مرنے پر کروں فرمان یارب لاکھ عید</p>	<p>ہو وہ سے جو محسب شقی اعطاف سے تیرے سید ابھی تیغ عشق سے کر لے اگر مجھ کو تہیب</p>	
<p>۲۸ ذی قعدہ ۱۳۲۷ھ</p>	<p>الحاجیئے عبد الرحیم اہل غنمرا کے واسطے</p>	<p>وہنا ملک و تارینا</p>
<p>تو تہیب دستی کے کیا ہے نقد میرے بار میں گردہ یزداد و غم میرے دل اذکار میں</p>	<p>کچھ دوسریلہ موقبولیت کا اس سزا کار میں بارپاؤں جس سے اسے باری تھے در بار میں</p>	
<p>۲۰ محرم ۱۳۲۷ھ</p>	<p>شیخ عبد الباری ستہ باریا کے واسطے</p>	<p>وہ فلیح و آباد</p>
<p>ایک عالم پر بوئے ہیں عام لطاف عمیم شرک و عصیان و ضلالت سے بچا کر بس کریم</p>	<p>کیا عجب سے لطف ہو وہ بچھپے کریم کر ہایت نچھ کو اب راہ صراط مستقیم</p>	
<p>یوم جمعہ ۲۳ رمضان ۱۳۲۷ھ</p>	<p>شاہ عبدالہادی پسر ہدی کے واسطے</p>	<p>ادوہر</p>
<p>عقل کی اندھ ہوش کی کب ہے خریدی ای مجھے دین و دنیا کی طلب عزت نہ سرداری بنیو</p>	<p>جاہ و حسرت سے جوئی ہے اب تو بیزاری مجھے اپنے کو پتہ کی عطا کر ذلت و خواری مجھے</p>	
<p>۹ رجب المرجب ۱۳۲۷ھ</p>	<p>شاہ حفصہ الدین عزیز و دوسرا کے واسطے</p>	<p>ادوہر</p>
<p>محو ہیں عشق محمد میں جو سارے انس و جن دے مجھے عشق محمد اور غم سدا یوں میں گز</p>	<p>جہن یک دم بھی نہ ہو دل کو مرے اس نامہن ہو محمد ہی خمد و در دیمسرا رات دن</p>	
<p>۱۰ رجب المرجب ۱۳۲۷ھ</p>	<p>امت محمد اور محمدی انقب کے واسطے</p>	<p>وہ سرقی راہ</p>
<p>غم ہو تو ہو حجب کا اور ہم وہ تو ہو حجب کو طلب تبت حق تبت ہی تبت مولا تبت رب</p>	<p>حسرت تبت حجب و تبت حجت تبت سبب العرض کر دے نغمے خوش تبت سبب کا تبت</p>	
<p>۹ رجب المرجب ۱۳۲۷ھ</p>	<p>شاہ محب اللہ شیخ با سفا کے واسطے</p>	<p>وہ سرقی راہ</p>
<p>سب پروں اچھوں پہ ہے ہر دم ترا لطف مزید گرچہ میں غنق شقاوت ہوں سو دیکھتے بچید</p>	<p>گرچہ نالا لکن ہوں۔ رہو۔ سے۔ سیریب کی وہ پر تو وقع ہے کیسے مجھ سے شقی کو تو سبید</p>	
<p>۱۰ رجب المرجب ۱۳۲۷ھ</p>	<p>پوسعد احمد اہل ورا کے واسطے</p>	<p>وہ سرقی راہ</p>
<p>نفس و شیطاں کا بس جوں روز و شب تبت من نہیں سکتے مجھ سے ایک بھی نیکی کا کام</p>	<p>من نہیں سکتے مجھ سے ایک بھی نیکی کا کام</p>	



قال بترهاں بتر سب مرے اتر ہیں کام | عطف سے پشمرے کر ملک دین کا تفہم

دین دونیا کا نہیں وہ کار مجھ کو چرک | عشق میں ہو وہ سدبے میں میری کان

شہ تیوں دن مر وہ ہیں سب ملک مال | جن ایسا عشق میں کر تھو کو باجہ و بدل

تہ روزی و شبہ | اتر جلال لدین سبیل صنیاع کے واسطے

تہ روزی و شبہ | اتر جلال لدین سبیل صنیاع کے واسطے

تہ روزی و شبہ | اتر جلال لدین سبیل صنیاع کے واسطے

تہ روزی و شبہ | اتر جلال لدین سبیل صنیاع کے واسطے

تہ روزی و شبہ | اتر جلال لدین سبیل صنیاع کے واسطے

تہ روزی و شبہ | اتر جلال لدین سبیل صنیاع کے واسطے

تہ روزی و شبہ | اتر جلال لدین سبیل صنیاع کے واسطے

تہ روزی و شبہ | اتر جلال لدین سبیل صنیاع کے واسطے

تہ روزی و شبہ | اتر جلال لدین سبیل صنیاع کے واسطے

تہ روزی و شبہ | اتر جلال لدین سبیل صنیاع کے واسطے

تہ روزی و شبہ | اتر جلال لدین سبیل صنیاع کے واسطے

تہ روزی و شبہ | اتر جلال لدین سبیل صنیاع کے واسطے

تہ روزی و شبہ | اتر جلال لدین سبیل صنیاع کے واسطے

تہ روزی و شبہ | اتر جلال لدین سبیل صنیاع کے واسطے

تہ روزی و شبہ | اتر جلال لدین سبیل صنیاع کے واسطے

تہ روزی و شبہ | اتر جلال لدین سبیل صنیاع کے واسطے

تہ روزی و شبہ | اتر جلال لدین سبیل صنیاع کے واسطے



ظاہر باطن میں مکمل جا عشق کی ایسی بہار  
اسے مرے اللہ رکھ رہ وقت ہر لیل و نہار

دل رہے پرورد اور آنکھیں سدا ہوں انگبار  
عشق میں اپنے مجھے صبر و بیتاب و قرار

۱۰۰ ربیع الاول ۱۰۰۰ شیخ عبد الدین صاحب پارسیا کے واسطے

وہ ملاحظت دے کہ میں قربان ہوں سوجان  
اور صورت بخش گنج سکر عارفان سے

دے دحت جہک حق نمکینی ایمان سے  
وہ صداوت ہو کہ دوس س جات بھی آسان

۵ محرم ۱۰۰۰ یا ۱۰۰۱ یا ۱۰۰۲ شہ فرید الدین گنج بقا کے واسطے

تج لفت سے تہا ری نام ہیں گھر گھر شہید  
عشق کی رہ میں ہونے جوں اولیٰ کسر شہید

ہا کون صغر شہداء ہے کہ نئی کہ شہید  
بزرگ شہداء سے پنے مجھے بھی کہ شہید

۱۲ ربیع الاول ۱۰۰۰ خواجہ قطب الدین مقبول راسک کے واسطے

لطف کر عاجز ہوں اور بیدست و پانہ زمین  
بے ترے ہیں نفس و تہاں درپے ایمان زمین

آن دنیا میں ہیں تہاں سے مرے کیسے حسین  
جد ہو اگر مر ایا رب مددگار و معین

۱۲ محرم ۱۰۰۰ شہ معین الدین حبیب کے واسطے

کھس نا دل پر ہے تیرا کیا کھس  
یا ہی بخش ایسا ہے خودی کا محکم و عیون

کرمناں کی ہا دل سے مرے کاس اسکر م  
تس سے تجھے پر ہو شہداء و شہداء و نام

۱۲ ربیع الاول ۱۰۰۰ خواجہ عثمان با سترم و حیا کے واسطے

خج غم سے مرا یوں کر دے بس سینہ نگار  
دور کر مجھ سے غم موت و جات مستعار

زندگی تو موت ہو اور موت مٹو کو بہار  
زندہ آئے رشتہ رشتہ سے دل کی کردار

۱۲ شریف زندنی پانہا کے واسطے

آتش دل ہو دے ہر ہر ذرہ سے میرے نمود  
آتش شوق اس قدر دل میں گئے بھرے دود

ہو مرے اسم درد غم سوزا امیر نمود  
بہرین سو سے مرے نکلے تری الفت کا دود

۱۲ ربیع الاول ۱۰۰۰ خواجہ مود و وحشیانی کے واسطے

بس رموں کہ تک غم دوری کر تیری یوں نشاں  
رحم کر مجھ پر تو اب چاہِ خلافت سے نکاں

لطف کر اور لطف سے پنے نہرا مجھ کو سنہاں  
سختی و معرفت کا مجھ کو یارب نکاں



یکم جمادی اول ۱۰۴۴ | شاہ بیوسف مشہر شاہ و گدا کے واسطے | بیشت

کر منور یا خدا روئے محمد سے مجھے | شہیفتہ کر سلسلہ موئے محمد سے مجھے  
مست اور بے خود بنا بونے محمد سے مجھے | مخترم کر خوارے کوئے محمد سے مجھے

۲۰۰۰ | ابو محمد زکریا مشہر شاہ عبدالکے واسطے |  
فکر میں بہت نفس و خیطاں بنی پیگت سے | اچھ کو بچنے کی توقع کیا ہے ان آفت سے  
صدق حمد کا یہ نہا میں تیری ذات سے | کہ بدن کر دے مرے عصیان کو حسانت سے

۳۵۵ | احمد ابدال حشقی با سخا کے واسطے | بیشت  
کب ملک سہاں رہوں کب تک ہوں باروزار | تب کمال تک ہوں کب تک گریباں تار تار  
دست گدازت فرقت اب تو کسیر و دوار | اگر مرنی نہ مخرجناں کہ وصل سے روز بہار

۳۰۰ | شیخ ابو اسحاق سانی دوس ادراک کے واسطے | مکاتیب شام  
اب نعت سوس دیواں کو تو آباد کر | کس زہر پہ کو توفل سے نریوں پر باز کر  
مشادی و عمر سے دو عالم کے مجھے آذر کر | اپنے درد و غم سے بارب دل کو میست دکر

۳۹۹ | ابو محمد مشہر دعلوی با سخا کے واسطے |  
ہو گئی فرقت میں میری عمر ہی ساری بسر | ذمہ ٹھکانا پھر را میں کو بگو اور در بدر  
بہت ہے تو میں ہر دم لیک میں اندھا ہوں گیا | بخش وہ نور بصیرت جس سے تو آد سے نظر

۳۰۰ | ابو میر و شہر مشہر کے واسطے | بدہ  
دو نمونہ شہنشاہ گھیرتا نہ صاحب مجھے | پتہ بیگانہ کی پروا اب رہی ہے کب مجھے  
ہیش و حشرت سے دور دے کہ ہیں صاحب مجھے | چشم گریباں سینہ بریاں کر غلطیاں پر بے

۳۰۰ | شیخ تہذیبہ عربی مشہر و سخا کے واسطے | بصرہ مرزا بعض  
کچھ نہیں ہوا بھلائی یا رانی کی شہ  
نے طلبت ہی کی نے خواہش گداز کی مجھے | زہر کی خواہش طلب نے پارسائی کی مجھے  
کچھ نہ رہتا یہ شہ | شیخ ابراہیم ادبہر کے واسطے | اہل علی اصبح

ان باروں سے ہو یا رب کس طرح مجھ کو اس | گھیرنے ہیں ہر طرف سے آگے لے تیر و سناں



اہزن میرے ہیں دوستزاق باگرزگراں  
تو پہنچ فسریاد کو میری کہیں اے مستعال

محرم المحرم مشہد  
شہ فیصل ابن عیاض اہل دعا کے واسطے  
کرمعظ

اپنی خواہش کو کروں کہا عرض میں تیری عشق  
میرے دل سے تو اے واحد دونی کا حرف اور  
میں نہیں لائق کسی صورت سراپا ہوں تصور  
دل میں اور آنکھوں میں بھر دے سر بہر وقت کا نور

۲۰ صفر ۱۰۰۰  
خواجه عبدالواحد ابن زید شاد کے واسطے  
بہرہ

ذالہ میرے گلے میں اپنی الفت کی رسن  
گر خنایت مجھ کو توفیق حسن اے ذوالمنن  
کھوپریشانی میری سے واقف مسرور حسن  
تا کہ ہوں سب کار میرے تیری رحمت سے حسن

یکم جب یا محمد محرم ۱۰۰۰  
شیخ حسن بصری امام ادیب کے واسطے

گر حلا نظر ہے میں آثار مشربیت میرے اب  
درا کر دل سے تجا ب جہل و غفلت میرے اب  
گر عطف باطن میں اسرار حقیقت میرے اب  
کھول دے دل میں در علم حقیقت میرے اب

۱۰ ربیع الثانی ۱۰۰۰  
آبادی عالم علی مشککشاکے واسطے  
بھف اشرف غالباً

شوق ہے اس میں کو آپ کے دیدار سے  
کچھ نہیں مطلب دو عالم کے گل و گلزار سے  
ہو عنایت کیا عجب ہے آپ کی مہ کار سے  
گر مشرف مجھ کو تو دیدار پور انوار سے

۲۰ دسمبر ۱۰۰۰  
سید عالم محمد مصطفیٰ کے واسطے  
بہرہ

در بدر کتنا پھر ادیکھا نہ کچھ مطلب حصول  
آپزاد پر ترے میں ہر طرف سے ہوں  
ہر طرف سے ہو کے مایوس اب باسید و صوں  
گر تو ان ناموں کی برکت سے دعا میری قبول

یا نبی اپنی ذات کبریا کے واسطے

عشق اپنا بھر دے اس میرے دل اذکار میں  
ان بزدگوں کے تمیں یارب عرض ہر کار میں  
کیا کی ہو جسے گی اس سے تیری سرکار میں  
گر شرف علت کا وسیلہ اپنے تو دربار میں

مجھ ذلیل و خوار مسکین و گدا کے واسطے

گر نگاہ لطف کا منظور وحدت سے مجھے  
اس دونی نے کر دیا ہے دور وحدت سے مجھے  
سو خرابی میں ہوں کہ تصور وحدت سے مجھے  
گر دونی کو دور کرے نور وحدت سے مجھے

تا ہوں سب میرے عرض خالص رضا کے واسطے



شعبہ روئے یادگار کے تو پروردگار نے مجھے  
 کر دیا، اس عقل نے بے حقیقت و دیوانہ مجھے

یا حق، پناہ شرف بادشاہ کے واسطے

آپ کو دیکھوں تو مایوس سے، کل آدھ  
 کشتکشست نہ یہی کی ہے ہوں جس بسا د

اور بیستہ زخم و احسان و عینا کے واسطے

بنا کر دن میں عرض جو گزرتا ہے مجھ پر سن دینا  
 چرخ عصیاں سر پہ ہے نہ پر قدم بکھرا

بہتر رہی کا سبب میں مستد کے واسطے

ہر طرف سے یہ سنا رہو چیت ہوں میں  
 کہتے ہیں بہ کلام حق ہوں سنا رہا ہوں

اگر ہے تم سے بہتر ہو تو ان کے واسطے

نہ ۱۰ سن سنا کر مٹا دوں گے زلے  
 سے عبادت کا سہانا عسا پہوں گے واسطے

بہتر سے آہ مجھ سے بہتر وہا کے واسطے

سنے تو میں نرم جی ہوں اور نہ میں بچ و قب  
 نے فقیری چاہتا ہوں نے امیری کی طلب

در دہول پر چاہئے جو کس کے واسطے

زندگی کا طاب اور کیا یہ زمانہ کی بہتر  
 عقل و ہوش و فکر اور نعرائے دنیا بے شمار

کوشش و ہمت جو کہم آوے سدا کے واسطے

بات کیا اپنی کہوں اس قاطر اذکار کی  
 گرچہ عالم میں الہی میں سنی بسیار کی

کچھ نہ کام آئی مری کوشش دل بیمار کی  
 پر نہ کچھ تحفہ ملا لایق تیرے دربار کی



جان دتن لیاؤ لے تجھ میری خدا کے واسطے

ہے دل صچک جو سرتا پاپا بے نور ہے  
پر جو ہو مقبول کیا رحمت سے تیری دور ہے

حال میری جان دتن کا تجھ پہ کب مستور ہے  
گر یہ بدینہ میراقت بل منظور ہے

کشدن تیغ و تسیم دینہ کے واسطے

سنت و کون سے تجھ بن گرفتار یاد کا  
کر میری ادا دالتہ وقت ہے ادا د کا

گر چہ برپا شور ہے میرے دلی مہیہ ادا کا  
حد سے اتر ہو گیا ہے حال مجھ تا مشا د کا

اپنے لطف اور رحمت سے اندر کے واسطے

افضل برتے سے سہارے جزوں سے کر گیا  
جس نے یہ شجرہ پڑھ یا جس نے اسکو پڑھ لیا

بے کسوں سے وہ میرے تمکان کر گیا  
جس نے یہ شجرہ دیا ہے جس نے یہ شجرہ لیا

بخشدے سب کو ان اہل صفا کے واسطے

شجرہ منظوم و شاعرانہ صبا از تالیف و تصنیف حضرت شیخ الاسلام

قطب الانام لانا العار باللہ محبت اللہ بقرآن اللہ بقرآن

الہی غسرق دریاے گناہم  
گناہ بے عدد را بار بستم  
حجاب مقصود عصیان من مٹ  
زمن دارد سگ نصرانیاں عار  
آں رحمت کہ وقف عام کردی  
نمیدانم چہرا محسوم ماندم  
کہ خود ما تیرا سلطان جو دیدم  
چو قادر منعم و غفار ہستی  
بجی رہنے اے اہل ابصار

تو میدانی و خود ہستی گواہم  
سزا راں باہ توبہ ہا شکستم  
گناہم موجب حرمان من شد  
کہ بہت دگر و دمن گور کار  
جہاں را دعوت اسلام کردی  
رہین این چنیں مقسوم ماندم  
بد گاہ تو سے جہاں دیدم  
غرض ہر طرح خود مختار ہستی  
ماہاں تنی دلا دال نص

عبد القادر جیلانی



مرد خاص و عمامه ز نقش ایر  
 بان کوشده شمشیر حمدش نام  
 بحق مقتدای عشق بازاں  
 امام راست بازاں شیخ عالم  
 مشهور الا گستر امداد الله  
 بحق بادشاه عالم نور  
 مشهور محمد نور مطلق  
 بان شاه شهید ان علاج حرمین  
 بعبد یاری شیخ طریقت  
 بعبد بادی بادی پیران  
 نهنک بحر عشق و بحر معنی  
 بان خواص دریائے حقیقت  
 شمس پسرخ دین شاه محمدی  
 بحق بحر مواج معانی  
 بحق یوسف فخر اقران  
 سلطان المشائخ صدر اعلی  
 بحق صدر ایوب جلالست  
 بحق عبد تدوس مقدس  
 بحق سر و بستان سعادت  
 بحق سرور اہل معارف  
 بحق احمد عبد الحق کراوندک  
 بحق مرکز اہل کسالت  
 شمس الدین خورشید جانات

پناہ ہر امیر نفس و شیطان  
 نبوت غیب را بر جسد قسام  
 رئیس پیشوائے مقتدا ایاں  
 ولی خاص صدیق معظم  
 کہ بہر عالم ست امداد الله  
 رئیس راستان ثانی طیفور  
 امیر اولیاء صدیق برحق  
 مشہور عبد الرحیم غوث دارین  
 چہراغ دین احمد شیخ ملت  
 امیر دستگیر دستگیران  
 بحق شاه غنیمت لدین اعنی  
 محمد علی قطب طریقت  
 کہ ہم بادی بدو ہم بود ہمدی  
 محبوب اللہ محی الدین ثانی  
 جنسید وقت خوشبلی دوران  
 نظام الدین مشاہدین و دنیا  
 جلال الدین شمس پسرخ رفعت  
 کہ کتیر دید چوں او چرخ افسر  
 محمد جوہر کان سیادت  
 ملاذ اہل عسرفان شیخ عارف  
 بر پیش رفتش بست است از خاک  
 جلال الدین مشہ عالی مقامات  
 امام دتدوہ ابدال واقطاب



بحق بحسب زحمار محبت  
 بحق نور چشمان اکابر  
 به گنج شکر ایسان و عرفان  
 بحق شاه عالی آستانه  
 بشمس اولیا بهر المشایخ  
 بحق خواجه قطب الدین چشتی  
 بحق آنکه شاه اولیا رسد  
 معین الدین حسن بخاری که بیخاک  
 بان رنگ ملک فخر انوار  
 بحق مستحق شاه یگانه  
 بحق جوهر بود و دچشتی  
 بحق دبه یکتا جوهر پاک  
 بحق بو محمد مستمر سوره  
 بحق حاکم شهر و ولایت  
 بسالار طیبیان روانها  
 بحق شاه و الاجاه ممشاد  
 بحق بو بهسیره زریب عالم  
 بحق آنکه دل در عشق حق بست  
 بحق پورا دهم محمودان  
 بحق زبده نیکو نصیبان  
 بعبد الواحد بن زید شهبان  
 بحق مستدامت مقتدایان  
 بحق شیر یزدان شاه مردان

سید محمد  
 سید علی  
 سید احمد  
 سید حسن  
 سید حسین  
 سید محمد  
 سید علی  
 سید احمد  
 سید حسن  
 سید حسین  
 سید محمد  
 سید علی  
 سید احمد  
 سید حسن  
 سید حسین  
 سید محمد

بحق شمس نادر محبت  
 علی احمد علاء الدین سب بر  
 خلافت بخش جان از قند ایمان  
 فرید الدین گستاخ زمانه  
 امام الاولیا فخر المشایخ  
 که شسته از جهان نقش زشتی  
 دبه ادبوسه گاه اولیا رسد  
 ندیده چرخ چون او مرد چارک  
 سپه سالار نیکان خواجه عثمان  
 شریف زندانی فخر زمانه  
 رنگ فیض اوساز دین چشتی  
 ابو یوسف چراغ هفت اندک  
 که به در روز خورشید و شب ماه  
 ابو احمد در یک دینیت  
 ابو اسحاق صیقل ساز جانها  
 علودر عشق مولا کمال استاد  
 گل باغ سعادت فخر آدم  
 خدیقمه مرعشی شیر زمست  
 امیر عالم ابراهیم سلطان  
 فضیل ابن عیاض استاد عرفان  
 که بالا مشدز کرد بی به پرواز  
 حسن بصری امام پیشوایان  
 در علم لدنی فیض مسال



تسلیح بحسب نعمت مستیع من  
 علی ابن ابی طالب که خورشید  
 بحق آنکه اد جنان جهان مست  
 بحق آنکه محبوبش گریفتی  
 پسندیدی ز جمیع عالم آب را  
 گزیددی از همه گلها تو اورا  
 همه نعمت بتنام او نمودی  
 با آن کور خسته لعائن مست  
 بگو سده و دو ده نهند  
 نانک بابت دوا تو صل می  
 تا به روز زمین و آسمان مست  
 بر پاشش پانی پست  
 مثل زنده زنده در آب  
 ز سر بهشتی آید سوز  
 و گوید ز کشته زان  
 زنده زنده زان  
 زنده زنده زان  
 گنایم را اگر دیدی نگر جسم  
 تغافل از گدائے خسته تا که  
 بیس بلند شسته شایان ما سردم  
 اگر بیچاره ام بستی مسدو گام  
 بکشتم لطف است حکم تو رب

تجلی نگاه میزدان طلوعی  
 بنور خاک پائے او درخشید  
 فدائے روغنش هفت آسمان مست  
 برائے خویش مظلومش گریفتی  
 بمانگذاشتی باقی جهان را  
 نمودی صرف او هر رنگ و بورا  
 دو عالم را بهم او نمودی  
 بدرگاهت شفیع المذنبین مست  
 بحق بر تو عالم محشر  
 اری و مملکت بی و پستی مست  
 که کوشش زنده زان و آسمان مست  
 بر او نمود مرا چاک فرما  
 بشو از من بواسطه کعبه و دیر  
 به تیسرده خود جهان و دلم سوز  
 مراد لب مراد خویش گردان  
 که خار عیب از جسم براری  
 سیاه بی راپوشی رو مشغالی  
 به فو و فضل خودک شاه عالم  
 دعانشیدن و مرگشته تا که  
 بدرگاهت رسیدم شاد شادم  
 تو فداری اگر هستم گسنگار  
 بحال عاجز بی ره مست

اینها در حدیث آمده است که هر کس که از دنیا بگذرد و در قبر بیفتد اینها را بخواند او را عاقبت بخیر است

هفتاد و دو سال در علم...



شجره شمیم صابریه منظره است حاج اوکام حضرت العلماء

الکاملین قطب الاولیا العارفين مولانا رشید احمد کنولوی قدس سرہ

سیدی شیخی رشید احمد نام وقت خویش  
بہر تاد و تجارت و حضرت عبد الرحیم  
محممدی و محبت اللہ و سادہ بوسید  
مکہ محمد و عارف و ہمہ بدن شیخ ہمدان  
آپ دن و ہم معین امین و امام شریف  
بہر تاد و تجارت و سادہ بوسید  
المیہ داندہ حسن بدی علی شمس بہا

ادہ مرادوقی بقیس از بہر جہاںش اسے معنی  
جہاں بہر تاد ہادی و کتب دین علی اول  
ہم تقی مہر بن جہول و جہول ہمس آدمی  
شمس دین ترک عدال من زمانہ بوسید  
تد بوسید و ہمس آدمی و شمس  
تد بوسید و ہمس آدمی و شمس  
تد بوسید و ہمس آدمی و شمس

اللہ قلب مراد و شمس و جہول  
بہر تاد و تجارت و سادہ بوسید

شجره شمیم صابریه منظره است حاج اوکام حضرت العلماء

فاضل مولانا العارفين مولانا رشید احمد کنولوی قدس سرہ

شیخ رشید احمد نام وقت خویش  
بہر تاد و تجارت و حضرت عبد الرحیم  
محممدی و محبت اللہ و سادہ بوسید  
مکہ محمد و عارف و ہمہ بدن شیخ ہمدان  
آپ دن و ہم معین امین و امام شریف  
بہر تاد و تجارت و سادہ بوسید  
المیہ داندہ حسن بدی علی شمس بہا

اللہ قلب مراد و شمس و جہول  
بہر تاد و تجارت و سادہ بوسید  
مکہ محمد و عارف و ہمہ بدن شیخ ہمدان  
آپ دن و ہم معین امین و امام شریف  
بہر تاد و تجارت و سادہ بوسید  
المیہ داندہ حسن بدی علی شمس بہا

در ضمیمہ کتابت حضرت مولانا رشید احمد کنولوی قدس سرہ



وَيَقْبُرُ بَدْرِي ذَاكَ شَيْخُ سُؤْمِنَا  
 وَحَقِّي عَضُدِ الدِّينِ حَقِّي فَحَقِّي بَدْرِي  
 وَحَقِّي مَوْلَانَا أَحِبُّ النَّبِيَّ مَنْ  
 بَأَى سَعِيرٍ مَدَّ حَبْرٌ مَتَوَيْرِيخِ  
 بِجَلَالِ دِينِ ذِي الْمَكَارِهِ وَالْفَلِي  
 بِمَشْرِئِ سَبِّ الْوَرَى وَبَدْرِي  
 وَحَقِّي عَمِيرِ الْحَقِّ قَدِّسَ سِرِّهِ  
 بِسَيِّدِ شَمْسِ لَرِيْنِ قَدْرُودَةِ عَمِيرِهِ  
 بِقَرْبِ دِينِ سَيِّدِ عَسْرِ فَيُوضُهُ  
 لَمْ يَجِبْ دِينِ اللَّهِ صَدَائِبِ سِرِّهِ  
 وَرَأَى مَوْلَى الْحَاجِّي الشَّرِيفِ إِمَامِنَا  
 وَبَسْمِ دِي كَهْفِ الْوَرَى تَلَوَّ أَبْرِي  
 بِشَمْسِ ذِي الْخَيْرِ وَالْقَابِلِ  
 وَتَحْرِيكِ الشَّيْخِ الْكَرِيمِ الْمُقْتَدِرِ  
 وَحَقِّي أَبِي الْخَوَفِ مُرْشِدِ دَهْرِهِ  
 بِأَبْنِ شَبْرَةَ ذِي الْمَقْدِمِ الْعَاقِلِ  
 وَحَقِّي أَمِيرِ عَسْرِ سَمْعِي الْوَرَى  
 وَحَقِّي عَمِيرِ الْوَالِدِ الْفَرْدِ الَّذِي  
 وَحَقِّي خَيْرِ الْأَصْفِيَاءِ إِمَامِهِمْ  
 وَحَقِّي مَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ أَمِيرِهِمْ  
 أَمْرِي عَلِيًّا أَحْفِزْ مَنْ وَحَقِّي بَدْرِي  
 حَقِّي سَيِّدِنَا السَّنِّي مُحَمَّدِ  
 مَنْ فَانَاءَ الْخَلْقِ فَضْلًا بِأَدْحَا

وَيَقْبُرُ بَدْرِي ذَاكَ شَيْخُ سُؤْمِنَا  
 وَحَقِّي عَضُدِ الدِّينِ حَقِّي فَحَقِّي بَدْرِي  
 وَحَقِّي مَوْلَانَا أَحِبُّ النَّبِيَّ مَنْ  
 بَأَى سَعِيرٍ مَدَّ حَبْرٌ مَتَوَيْرِيخِ  
 بِجَلَالِ دِينِ ذِي الْمَكَارِهِ وَالْفَلِي  
 بِمَشْرِئِ سَبِّ الْوَرَى وَبَدْرِي  
 وَحَقِّي عَمِيرِ الْحَقِّ قَدِّسَ سِرِّهِ  
 بِسَيِّدِ شَمْسِ لَرِيْنِ قَدْرُودَةِ عَمِيرِهِ  
 بِقَرْبِ دِينِ سَيِّدِ عَسْرِ فَيُوضُهُ  
 لَمْ يَجِبْ دِينِ اللَّهِ صَدَائِبِ سِرِّهِ  
 وَرَأَى مَوْلَى الْحَاجِّي الشَّرِيفِ إِمَامِنَا  
 وَبَسْمِ دِي كَهْفِ الْوَرَى تَلَوَّ أَبْرِي  
 بِشَمْسِ ذِي الْخَيْرِ وَالْقَابِلِ  
 وَتَحْرِيكِ الشَّيْخِ الْكَرِيمِ الْمُقْتَدِرِ  
 وَحَقِّي أَبِي الْخَوَفِ مُرْشِدِ دَهْرِهِ  
 بِأَبْنِ شَبْرَةَ ذِي الْمَقْدِمِ الْعَاقِلِ  
 وَحَقِّي أَمِيرِ عَسْرِ سَمْعِي الْوَرَى  
 وَحَقِّي عَمِيرِ الْوَالِدِ الْفَرْدِ الَّذِي  
 وَحَقِّي خَيْرِ الْأَصْفِيَاءِ إِمَامِهِمْ  
 وَحَقِّي مَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ أَمِيرِهِمْ  
 أَمْرِي عَلِيًّا أَحْفِزْ مَنْ وَحَقِّي بَدْرِي  
 حَقِّي سَيِّدِنَا السَّنِّي مُحَمَّدِ  
 مَنْ فَانَاءَ الْخَلْقِ فَضْلًا بِأَدْحَا



دَيِّفُضْلِكَ اِجْمَعِ الْعَمِيمِ الْهَمَا  
قَدْ جَاءَ عَبْدُكَ يَا كِيَا مُسْتَضْرِحًا  
وَخَفِرُ خَطَايَاهُ وَظَهَرَ قَلْبُهُ  
سَلِّطْ عَلَيْهِ نِعْشُوقِي حَتَّى لَا يَرَى

يَا غَا فِرَ الذَّنْبِ وَالْعِصْيَانِ  
مُتَوَسِّلًا يَا وَلِيَّكَ الْأَعْيَانِ  
عَمَّا سِوَاكَ أَيَّارِجَاءِ الْعَالِي  
مَوْلَايَ غَيْرِكَ كَأَيْثًا يَمَكَّانِ

نَوْمَ السَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى  
خَيْرَ الْوَرْدِ وَرَسُولِكَ الْعَدْنَانِ

# شجره مبارکه رشید و قدس سره امیر اہم

الہو بحجاء فضیل زعمان سید ز و مری سید ز موعا نارسید احمد لکنده ہی قدس سره العزیز  
و بحجاء شیخ المشایخ سید ز و مولانا الحاج ابو حنیفہ الشیرازی قدس سره العزیز  
و بحجاء شیخ المشایخ سید ز نور محمد ابن محمد بن ابانوی قدس سره العزیز  
و بحجاء شیخ المشایخ سید ز ابید الرحیم الشہید قدس سره العزیز  
و بحجاء شیخ المشایخ سید ز عبد الباری الامردھی قدس سره العزیز  
و بحجاء شیخ المشایخ سید ز ناصر ابودی ارغوزی قدس سره العزیز  
و بحجاء شیخ المشایخ سید ز ناصر الدین الزمردھی قدس سره العزیز  
و بحجاء شیخ المشایخ سید ز الشیخ محمد بن الہمی قدس سره العزیز  
و بحجاء شیخ المشایخ سید ز الشہ قاسمی قدس سره العزیز  
و بحجاء شیخ المشایخ سید ز ناظم الدین البخی قدس سره العزیز  
و بحجاء شیخ المشایخ سید ز جلال الدین الہمی نیری قدس سره العزیز  
و بحجاء شیخ المشایخ سید ز فطیم العالمی قدس سره العزیز  
و بحجاء شیخ المشایخ سید ز قاسم الاودی قدس سره العزیز















وَجَاهِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِ نَاصِيَةِ الرَّيِّينِ أَبِي الْيَحْيَى السُّهْرَوَرِيِّ قَدَّسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيزَ  
 وَجَاهِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِ نَاصِيَةِ الرَّيِّينِ سَيِّدِ الْقَاهِرِ السُّهْرَوَرِيِّ قَدَّسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيزَ  
 وَجَاهِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِ نَاصِيَةِ الرَّيِّينِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَدَّسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيزَ  
 وَجَاهِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِ نَاصِيَةِ الرَّيِّينِ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ قَدَّسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيزَ  
 وَجَاهِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِ نَاصِيَةِ الرَّيِّينِ عَلَوُ الدِّيُونَوْرِيِّ قَدَّسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيزَ  
 وَجَاهِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِ نَاصِيَةِ الرَّيِّينِ الْجُنَيْدِ الْبَغْدَادِيِّ قَدَّسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيزَ  
 وَجَاهِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِ نَاصِيَةِ الرَّيِّينِ السَّقَطِيِّ قَدَّسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيزَ  
 وَجَاهِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِ نَاصِيَةِ الرَّيِّينِ الْكَرْمَلِيِّ قَدَّسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيزَ  
 وَجَاهِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِ نَاصِيَةِ الرَّيِّينِ أَوْدَ الطَّالِقِيِّ قَدَّسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيزَ  
 وَجَاهِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِ نَاصِيَةِ الرَّيِّينِ السَّوَابِجِيِّ قَدَّسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيزَ  
 وَجَاهِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِ نَاصِيَةِ الرَّيِّينِ الْأَمَامِ الْأَوْلِيَاءِ الْحَسَنِ الْبَغْدَادِيِّ قَدَّسَ اللهُ سِرَّهُ الْعَزِيزَ  
 وَجَاهِ شَيْخِ الْمَشَائِخِ سَيِّدِ نَاصِيَةِ الرَّيِّينِ الْأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ سَيِّدِ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهُ  
 وَجَاهِ سَيِّدِ الْعَالَمِينَ إِمَامِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 طَهَّرْ قَلْبِي عَمَّا سِوَاكَ وَنُورُهُ بِأَنْوَارِ مَعْرِفَتِكَ وَعَشِيقُكَ وَوَقْفَتِي لِمَا حَبَّبْتَهُ  
 وَتَضَرَّعْتُ وَأَرْضَعْنِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَا كَرِيمَ

## اعمال مستوفی شرح و شام

فرغش و حاجات و سنن کے علاوہ چاہے کہ بعض عبادتوں اور اوراد و وظائف زبانی پر جو کہ  
 - نانی قلب کے لئے ضروری و معاون ہیں مداومت کی جائے۔

اعمال نماز تہجد اشیر شب میں کم سے کم دو رکعت اور زیادہ کے لئے کوئی مقدار نہیں ہے۔ البتہ جن رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بارہ رکعت سے زیادہ منقول نہیں ہے، اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کو توبہ  
 کو بہت زیادہ طویل فرمایا کرتے تھے تاہم ایک ایک رکعت دُعا کی و دعائی پارہ اس سے زیادہ تک کی

ہوتی تھی اسی وجہ سے مشایخ نے بارہ رکعت تہجد کی اختیار فرمائی ہیں۔ تہجد کی رکعتوں میں کسی سورۃ کی خصوصیت نہیں ہے۔ حافظ قرآن کے لئے بہتر یہی ہے کہ جس قدر بوسکے قرآن کے حصہ کو تہجد میں پڑھا کرے۔ البتہ اگر غیر حافظ ایک پارہ یا دو پارہ یا اس سے زائد یاد رکھتا ہو تو مناسب یہ ہے کہ وہ اسی کو یا اس کے کسی حصہ کو پڑھا کرے۔ اور اگر سرف چھوٹی چھوٹی سورتیں چند یاد ہوں تو اس کے لئے مشورہ ہے کہ دو ترکیبیں ہیں ترکیبیں ہیں پہلی یہ کہ اول رکعت میں بعد سورہ فاتحہ قل بواللہ بارہ مرتبہ پڑھے اور دوسری میں گیارہ مرتبہ پھر دوسری میں دس مرتبہ چوتھی میں نو مرتبہ اسی طرح ہر رکعت میں ایک دفعہ گناتے رہیں یہاں تک کہ بارہوں میں رکعت میں ایک دفعہ قل بواللہ پڑھی جائے گی۔ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے رہیں اور اگرچی چاہے تو چار چار رکعت کی نیت پائیں اور چاہے بعد سلام پھیریں۔ دوسری یہ کہ ہر رکعت میں بعد از فی تہ تین مرتبہ قل بواللہ پڑھیں۔ اسی طرح بارہ رکعتیں پوری کر لی جائیں۔

تہجد کی نماز اخیر رات میں فصل ہے مگر آدھی رات سے پہلے بھی ہو سکتی ہے۔ اگر کسی کو یہ ڈر ہو کہ اخیر رات میں اس کی آنکھ نہ کھلے گی تو وہ عشا کے بعد سوتے وقت تہجد پڑھ لے۔

**نماز اشراق** آفتاب طلوع ہونے کے بعد جب کہ بقدر ایک قامت یا دو قامت ادبجا ہو جائے تو کم سے کم دو رکعت اور زیادہ سے زیادہ چار رکعت پڑھی جائیں۔ سب سے کم دو رکعت کی تکفیر نہیں ہے۔

**نماز ضعیفی یا چاشت** آفتاب پورب کی طرف اتنا اونچا ہو جائے جتنا ظہر کے وقت میں پہنچنے کی طرف ہوتا ہے اس وقت یہ نوافل پڑھی جاتی ہیں انہیں کو نزہ چاشت و رصوۃ ضعیفی کہتے ہیں۔ یہی صلوۃ الوداہین ہے جسکا تذکرہ خاص فضیلت کے ساتھ احادیث میں آیا ہے۔ اب غلطی سے مغرب

بعد کی نوافل کو صلوۃ الوداہین کہنے لگے۔ یہ کم سے کم چار اور زیادہ سے زیادہ آٹھ رکعتیں ہیں۔  
**نماز فی الزوال** اس نماز کو صلوۃ الزوال بھی کہتے ہیں۔ آفتاب کے ڈھل جانے کے بعد چار رکعتیں خواہ دو سلام سے یعنی دو رکعت یا ایک سلام سے یعنی چار رکعت ٹی مونی پڑھیں۔

**نوافل مغرب** اس نماز کو عام یوگ صلوۃ الوداہین کہتے ہیں کم سے کم چار رکعتیں ہیں اور زیادہ سے زیادہ بیس رکعتیں۔

**نوافل عصر** عصر کے فرض سے پہلے چار رکعتیں ہیں۔





یٰۤاَحِبُّوْا لِقَوْلِیْ ثُمَّ یَرْحَمْنٰکُمْ اَمْتَفِیْتُ اَوَّلَ اَخْرَجُوْا شَرِیْفٌ گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھا کریں اور ہر نماز کے بعد  
سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر ۳۳ مرتبہ اور ایک مرتبہ لا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا  
شَرِیْکَ لَہٗ لَہٗ الْمُلْکُ فَہٗ الْحَمْدُ یُحْمَدُ وَیُحْمَدُ وَہُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ یَبِیْنَ الْخَیْرِ وَہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ  
پڑھیں اور اگر فرصت زیادہ ہو تو ضیاء القلوب اور زیادہ اور دیکھ کر حسب فرصت زیادہ کر لیں اگر جب تک  
مکمل ہو قلبی اشغال در تعلیم کردہ شدہ اذکار لسانی میں زیادہ ترجیح دینا چاہیں یہ سب اور ابھی ضروری نہیں ہیں  
لبتہ اول کی چھ تیسویں زیادہ ترقی میں رعایت میں۔

## فَصِیْحٌ وَوَصِیْتٌ آمِیْرٌ کَلَمٌ اَزْخِیَارِ الْقُلُوْبِ بِعَضِّ تَغْرِیْرَاتٍ

طالب حق کو جاننے کے پہلے فرقہ ناجیہ راہل سنت والجماعت کے عقائد کے موافق اپنے عقائد کی تصحیح کرے  
اور اسکے بعد مسائل ضروریہ کو سیکھے اور کتاب و سنت اور آثار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اتباع کرے اسکے  
بعد نفس کو ذلیل اخلاق و عادات سے پاک و صاف کرے۔ چنانچہ ایک بزرگ کا ارشاد ہے۔

خوہی کہ شود دل تو چوں آسند	وہ چیز یوں کن از درون سینہ
حرص و امل غضب درد غ و غیبت	بخل و حسد و ریاء کبر و کینہ

اس کے بعد تجلیہ میں رجوع اخلاق و اوصاف حمیدہ سے عبادت و عبادت اور وہ منازل سلوک بھی ہیں  
کوشش بلیغ کرے۔ دوسری رہائی میں ان کی طرف اشارہ کیا گیا ہے

خواہی کہ شوی بمنزل قہر بقیم	بہ چیز نفس خویش فرما نسیم
صبر و شکر و قناعت و علم و یقین	تفویض و توکل و رضی و تسیم

فائدہ۔ سارک کو یہ بھی چاہئے کہ شریعت کے احکام پر مستحکم رہے اور منوعات سے بچتا رہے اور  
تقویٰ اور پرہیزگاری کو اپنا شعار بنائے۔ اور سر حال میں سنت کے اعمال کو آکھوں کے سامنے رکھے  
اور منہیات اور مشتبہ چیزوں سے احتراز کرتا رہے۔ اور اگر کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو جلد توبہ کرے  
اور اچھے عملوں اور استغفار سے اس کا تدارک کرے۔ دوسرے وقت پر اس کو نہ ٹالے۔ نماز ننگانہ  
جماعت اولیٰ کیساتھ مسجد میں پڑھا کرے۔ فرائض اور سنتوں اور غلوں کے ادا کرنے کے بعد اپنے  
اوقات کو اشغال باطنیہ میں صرف کرتا رہے اور نوافل اور وظائف کی زیادتی سے بچے نہ کرے



بلکہ باطنی مشغولیت کو اپنا دائمی فرض جانتا رہے اور کبھی غافل نہ ہوے

ہر نفس بہر نفسی است چمت	گر نداری پاس او از جہل تست
این چنینی انقاس خوش ضائع کن	غفلت اندر شبہ جان شائع کن

اور جب اس میں لذت حاصل ہو تو اللہ کا شکر بجا لائے اور تھوڑے کو بہت جانے اور ہر عمل کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کیلئے کرنے اور کشف و کرامات کے لذت نہ اٹھائے بلکہ یہاں رہے اور حالت بسط و انشراح خاطر میں شکر کرتا رہے اور حد و دھڑکے کا پابند رہے اور جب قبض وہیں تکی پتیں آئے تو باپوس نہ ہو اور کام کرنا رہے۔ اور تمام عبادتوں میں اپنے آپ پر تہمت رکھتا جو ان کے ادا میں اپنے کو کوتاہ دست اور قصور وار سمجھے۔ اور باطن کے احوال کو جاہلوں سے ظاہر نہ کرے۔ اور تصوف کی باتوں کو بر ملا نہ کہے اور نہ واقف اور غیر محرم سے کہے۔ اور راز دار یعنی محرم سے بھی تمہانی میں کہے اور اوقات کا پابند رہے۔ اور تمون طبع سے دور رہے۔ اور دنیا اور مافیہا کو ہر طرح دل سے ترک کرنے والا رہے اور نہ ہزار برس کے اذکار و اشغال بھی کام نہ آئیں گے۔ دل آئینہ نہ اس کو غیر شد کی چمک سے محفوظ رکھے اور سلب جاہ و مرتبہ سے جو کہ گمراہی ہے پناہ چاہتا رہے اور وقت کو غیرت سمجھے و غفلت سے بیزاری کیونکہ جو وقت فوت ہو جاتا ہے اس کی قضا نہیں ہو سکتی۔

گیا وقت پھر پاتہ آتا نہیں	بقوں حسن کوئی پاتا نہیں
ہر اس لمحہ بہنہ جو ابر سے ہے	برابر نہیں اس کہے کوئی شے

سدا کے راستہ میں مردانہ قدم رکھے۔ ورنہ نبوی امور کی خوشی اور غم کو ایک طرف اور بلائے طاق رکھ دے کیونکہ یہ حق ہے۔ اور ناقص می سف شریعت اور منکر فقراء اور بدعتیوں سے بھاگنا ہے۔

مخت موعظ پیر ہیں ہمیں سخن مست	کہ از مصاحب نا جنس احترام کند
-------------------------------	-------------------------------

اور ایسے خلاف تہرت درویشوں سے جو کہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہیں دروہے۔ اگرچہ ان سے کراہتیں و زجورق عادات ظاہر ہوتے ہوں اور آسمان پر اڑتے ہوں۔ اور آدمیوں سے بقدر ضرورت اختلاط کرے۔ اور ہر ایک اچھے اور بُرے سے کشادہ پیشانی سے پیش آیا کرے۔ اور لوگوں سے عجز و انکساری سے معاف کرے۔ اور نیستی اور پستی کو اپنا شعار اور لازمی طریقہ کر لے اور کسی پر عجز نہ کرے لوگوں سے نرمی اور بدست سے بولے اور چپا ورتہا رہنے کو دوست رکھے۔ اور دل جمعی کیساتھ



اپنے کام میں سرگرم رہے۔ تشویش کو دل میں جگہ نہ دے۔ اور جو باتیں پیش آئیں حق تعالیٰ کی طرف سے  
 جانے اور ہمیشہ دل کا پاسان اور محافظ رہے۔ تاکہ غیر کا خطرہ نہ آئے اور دینی امور میں لوگوں کو نفع  
 پہنچانا اپنے اور پر لازم جانے اور ہر کام میں اہل خالص نیت کرے اس کے بعد عمل کرے۔ اور کھانے  
 اور پینے میں حد اعتدال سے نہ بڑھے۔ نہ اس قدر بڑھائے کہ سستی لاسے اور نہ اس قدر گھٹائے کہ ضعف  
 کی وجہ سے عبادت کے رہ جائے۔ اسی طرح ہر بات میں افراط اور تفريط سے پرہیز کرتا رہے۔ اور اگر نفس کو  
 لغو چرب دے تو اس سے ویسا ہی کام بھی لے۔ اور بہتر یہ ہے کہ محنت و مزدوری کر کے کھائے اور اگر  
 توکل کرے تو وہ بھی مناسب اور زیبا ہے۔ بشرطیکہ کسی سے لالچ نہ رکھے اور دل کو غیر اللہ کے تعلق سے  
 پاک رکھے۔ اور سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی سے امید اور ڈر نہ رکھے۔ اور ما سوائے اس نہ پکڑے۔ اور حق  
 تعالیٰ کی طلب میں بے آرام اور بے قرار اور مضطرب رہے۔ اور جہاں بھی رہے خدا کے ساتھ رہے۔ اور اللہ  
 تعالیٰ کی نعمت پر خواہ کھوڑی ہو یا زیادہ شکر کرتا رہے۔ اور فقر و فاقہ اور تنگدستی اور محبت کی کمی  
 سے تنگدل نہ ہو بلکہ اپنی عزت اور فخر اس میں جانے اور شکر بجا لاتا رہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو انبیاء اور  
 اولیاء کا منصب عنایت فرمایا ہے۔ اور اپنے متعلقین سے نرمی اور تطفیل اور مہربانی کا معاملہ رکھے  
 انکی نافرمانیوں سے درگند کرنا اور ان کے غدروں کو قبول کرتا رہے۔ اور آدمیوں کی غیبت سے پرہیز کرتا رہے  
 اور لوگوں کے عیب کو چھپائے اور اپنے عیبوں کو آنکھ کے سامنے رکھا کرے۔ اور تمام مسلمانوں کو اپنوں سے  
 بہتر جانتا رہے اور کسی سے بحث اور جدال نہ کرے اگرچہ خود حق پر ہو۔ اور مہمان نوازی اور مسافر پروری  
 کو اپنا پیشہ کر لے اور غریبوں اور مسکینوں کی صحبت میں راغب ہو۔ علماء اور صلحاء کی خدمت گذاری میں اپنی  
 عزت اور حرمت جانے اور جو کچھ میسر ہو اسی میں صرف کرے تاکہ نقصان نہ اٹھائے۔ اور دل کا تعلق کسی چیز سے  
 نہ رکھے۔ اور چیزوں کے وجود اور عدم کو برابر سمجھتا رہے۔ اور فیروں کے لباس کو پسند کرتا رہے اور جس قدر  
 بھی طعام اور لباس آسانی حاصل ہو اس پر قناعت کرے۔ اپنے اور دوسروں کو ترغیب دینا (ایثار کرنا)  
 اپنا پیشہ کر لے۔ اور بھوک اور پیاس کو جو کہ طعام اللہ ہے محبوب رکھے اور کم ہنسا کرے اور بہت رویا کرے  
 اور اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی بے پروائی اور بے نیازی سے ڈرتا اور کانپتا ہے اور موت کو جو کہ ما سوا  
 کو جڑ سے اکھاڑنے والی ہے ہر وقت آنکھ کے سامنے رکھے۔ اور دوزخ سے جو کہ محبوب حقیقی سے فراق اور  
 جدائی کی جگہ ہے پناہ چاہا کرے اور بہشت کو جو کہ اسکے وصال کی جگہ ہے طلب کرتا رہے۔ اور اپنے اور



محاسبہ کرنے کو لازم کر لے رات اور دن کا محاسبہ مغرب کے بعد اور صبح کے بعد کیے اور محاسبہ اس کو کہتے ہیں کہ حساب کرے کہ رات اور دن میں مجھ سے کتنی نیکیاں اور کتنی بدیاں ظاہر ہوئی ہیں۔ نیکی پر شکر کرے اور بدی پر توبہ اور استغفار کرے اور سچ بولنے اور حلال کھانے کو اپنا طریقہ بنالے۔ اور کھیل کود اور سنسی ٹھٹھے کی مجلسوں اور غیر مشروع جمعوں میں حاضر نہ ہو اور جہالت کی رسموں سے پرہیز کرتا رہے۔ اور دوستی اور دشمنی اور خوشی اور غصہ سب خدا کے لئے کرے اور کوتاہ دست اور کوتاہ طبع رہے یعنی نہ کسی کو ستائے اور نہ بہت زیادہ لوگوں سے لالچ رکھے۔ اور شرمگین کم بولنے والا رہا کرے۔ نیز کم رنج رکھنے والا اور لوگوں کی اصلاح چاہنے والا بہت طاعت کرنے والا، نیکو کار، نیک رفتار، باوقار رہا کرے، یہ ہیں علامتیں ان لوگوں کی جو کہ اچھی عادتوں والے اور پسندیدہ اوصاف والے ہیں۔ نیز جس کو یہ اوصاف حاصل ہو جائے اسکو مغرور بھی نہ ہونا چاہئے اور نہ اپنے متعلق گمان نیک رکھنا چاہئے۔

نیز اولیاء اللہ اور مشائخ کے مزاروں کی زیارت سے مشرف ہوا کرے اور فراغت دلی کے اوقات میں ان کے مزاروں پر بیٹھ کر ان کی روحانیت کی طرف توجہ کرے اور اس کی حقیقت اپنے مرشد کی صورت میں تصور کرے اور فیضیاب ہوا کرے اور برکت حاصل کرے۔ اور کبھی کبھی عام اہل اسلام کے مزاروں پر جا کر موت کو یاد کرے۔ اور فاتحہ پڑھ کر ان کو ثواب پہنچائے۔ اور ادب اور حکم مرشد کو بجائے ادب اور حکم خدا تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جانا کرے۔ کیونکہ یہ ان کا نائب ہے۔ اپنے مشائخ طریقت کے لئے دعا کیا کرے کہ وہ اس کے لئے فیضان الہی کے میزاب پر تڑپے اور اس کی بارگاہ میں وسیلہ و ذریعہ ہیں۔

اخیر میں میں اپنے جملہ دوستوں اور بھائیوں سے ملتی ہوں کہ مجھ ناکارہ تنگ خاندان بدنام کنندہ اسلام کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دعوات صالحہ سے فراموش نہ فرمائیں۔ واللہ ولی التوفیق۔

تنگ اسلاف حسین احمد غفرلہ فیض آبادی ثم المدنی ثم الدیوبندی الحنفی

خاکروب خانقاہ رشیدیہ، امدادیہ، قدوسیہ

مدرسہ دارالعلوم دیوبند



**ترکیبہ الخواطر اردو** | بعض عبارات تخذیر الناس و

برائین کا طبع و حفظ الایمان کی بنیاد پر جو مولوی احمد رضا صاحب بریلوی نے اکابر اہل اسلام کی قلمی تفسیر کی تھی اس کی

ترمیم۔ قیمت صرف ۱۵ رو

**توثیق الکلام** | امام کے پیچھے نماز میں اچھے شریف نہ ہوتے

کی عیب و طریب تحقیق اور مذہب صنفیہ کی بے نظیر تائید و تخذیر الناس قسم اول | از حضرت قاسم العلوم و الخیرات

اس رسالہ میں وکن رسول اللہ قائم النبیین کی عیب و غریب تفسیر ہے۔ قیمت ۱۵ رو

**حقوق الاسلام** | پیر استاد امان باب دادا

دادی نانانا تانی میاں بیوی حاکم محکوم ہمسایہ بہمان جانور وغیرہ سب کے حقوق جس سے سلوم ہوتا ہے کہ اسلام نے

کتنی ہمدردی کی تعلیم دی ہے۔ قیمت ۱۱ رو

**حفظ الایمان مع بسط البنان و توفیر العنون**

اس میں علم غیب، سجدہ، تدبیر کے متعلق مدلل تحقیق درج ہے

**دعائے حریب البحر و البر اسماء بدین** | حجاب البحر

قالبہ و اسماء بدین جن مرتبے کی دعائیں ہیں محتاج تحارر نہیں ہم نے ان تینوں وظیفوں کو یکجا ہی طبع کرایا ہے

۶۶ ہر سہ وظائف ۱۶ رو چھ آنے

**زبدۃ المناسک** | مصنف مولانا رشید احمد صاحب

لنگوی اور حج میں اگر یہ رسالہ ساتھ ہو تو بہت زیادہ اس سے حاجی کو مدد ملے۔ قیمت ۱۵ رو

**آداب معاشرت** | مصنف حکیم الامت حضرت مولانا

شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمتہ علیہ۔ باہمی برتاؤ اور روزمرہ کی زندگی بسر کرنے کے آداب وغیرہ۔ قیمت ۱۵ رو

مصنف حکیم الامت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی رحمتہ علیہ۔ دیدار الہی دنیا میں ہو سکتا ہے یا نہیں حضور اکرم کو دیدار الہی کس طرح ہوا اس کی عیب و غریب تحقیق۔ قیمت تین آنے ۱۵ رو

**بیاض محمدی اصلی سرور بہ عطار النان** | مصنفہ

حضرت بیتمہ السلف العالمین حجۃ اللہ علی العالمین مولانا الحاج القاری الحافظ ابو محمود مولانا شیخ محمد محدث التھانوی

فاروقی حشری نقشبندی مجددی قدس سرہ عملیات و تعویذات میں بے نظیر کتاب ہے جس کو بڑی جاں فشانی کے ساتھ مولانا

مولوی محمد احمد اللہ صاحب عمری مظفر گری تم فیوضہم و فاضل دیوبند نے ایک قلمی نسخہ سے مرتب فرمایا ہے۔ قیمت آٹھ آنے

**تحقیق الخطبہ والجموعہ** | مصنفہ حضرت مولانا شبیر احمد

صاحب عثمانی دیوبندی۔ ایک استفادہ کا جواب جس میں محققانہ طور پر دکھلایا ہے کہ

**جمال القرآن** | مولانا اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خطبہ مولانا عربی زبان کے اور کسی زبان میں نہ ہونا چاہیے

مصنفہ حکیم الامت محی السنۃ حضرت علم تجرید میں نہایت سہل عبارات میں تحریر کیا گیا ہے۔ ۱۵ رو

**حق السماع** | اشرف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مصنفہ حکیم الامت محی السنۃ حضرت کے متعلق فقہی تحقیق اور بزرگان امت کے اقوال قیمت ۱۵ رو

**حجۃ الاسلام** | مولانا محمد قاسم صاحب ہانی دارالعلوم

مصنفہ قاسم العلوم و الخیرات حضرت دیوبند اثبات توحید و رسالت اور ارکان اسلام کے نظری

ہونے کی بحث میں بے نظیر رسالہ ہے۔ علوم غیبیہ کا حامل ہے

**حیات خضر علیہ السلام** | مولانا حضرت مولانا

مصنفہ حسین میاں صاحب حضرت خضر کے تبرک عادت حدیث تفسیر تاریخ کی سترکت سے لکھے گئے ہیں قیمت ۱۵ رو

**شرح شاطبی ملا علی قاری** | فن قرأت کی

شہور کتاب ہے غرض سے نایاب نعتی حال میں عمدہ کتابت و طباعت اور کاغذ کے ساتھ طبع کرائی ہے۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے

مسلمانوں کا راستہ | مصنفہ مولانا ابو الکلام صاحب قادمید رسالہ ہے۔ قیمت تین آنے ۱۵ رو



# دیوان حماسہ کا عظیم المثال جدید

مخدوم الادب حضرت مولانا محمد اعجاز علی صاحب کا تازہ ترین ادبی کارنامہ

دیوان حماسہ نھوئے عرب قدیم کے اشعار کا ایک ایسا عظیم المثال موجود ہے کہ جسکی اہمیت و رفعت کا اعتراف دنیا کے ہر س گوشہ میں کیا جاتا ہے کہ جہاں عربی ادب کا ادنیٰ سے ادنیٰ ذوق بھی موجود ہے۔ صدیاں گزر گئیں کہ طالبانِ مہجلیں اس نادار و روزگارِ جمود سے استفادہ کر رہے ہیں اور نہیں کہا جاسکتا کہ اب تک اسکی افادت کا سلسلہ اسی طبع جاری رہ گیا۔ دیوان حماسہ نئے عربی کے طلبہ اسانڈہ اور اس کا ہوں کے لئے کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔ ان تمام ہمتیوں کے باوجود اب سے چند سال پہلے تک اس دیوان کی طباعت میں کوئی خاص اہتمام نہیں کیا گیا تھا عام طور پر بات تو سہری طبع ہو تا رہا یا کہیں کہیں دو چار سطریں لکھ کر چھاپ کر دیا گیا۔ اس پر مستزاد یہ کہ اظہار کی کثرت پر مبنی والوں سے زیادہ پڑھائی والوں کے لئے لکھنے کا باعث بنی ہوئی تھی اور اس سے استفادہ کی خاطر خواہ صورتیں مفقود تھیں۔ یہ نہیں کہ علمائے ادب کو ان شکلات کا احساس نہ تھا، احساسِ نوزور تھا لیکن کام اتنا دشوار تھا کہ اس کی نازک ذمہ داریوں کا بار اٹھاتے ہوئے ہر شخص جھجکتا تھا۔

حق جہاں مجھ کو اپنی مہنیا کی پیش رویش توفیق عطا فرمائیں توفیق علی، مخدوم الادب حضرت مولانا محمد اعجاز علی صاحب نے فریضہ کو آپ نے مرثیہ از طیب بروں آید و کار سے بکثرت کے صحیح مصداق جگر آگے بڑھے اور سخن کی تسبیح و تہنیت کے ساتھ ہی کتاب کو بہترین حواشی سے مزین کیا۔ اس تازہ و عظیم الشان کے لئے ایک عظیم مصیبت علمی سے نجات حاصل کرنے کے سامان فراہم کر دیئے۔ یہ گلدستہ ادب مذکورہ خصوصیات کے ساتھ تین مرتبہ اشاعت پذیر ہوا اور اہل علم نے وہاں ہر انداز میں اسے خراج قبول پیش کیا لیکن اس وقت کے کارپردازوں کی قلت اور اشتک باعٹ اب بھی اظہار و اسقام کے کاموں سے پوری طرح پاک و ہوا اور شائقین ادب کا دامن لہجے کو سامان باقی رہ گئے۔ حضرت مدوح مدظلہ کے لئے یہ امر غایت ورجہ اذیت کا باعث بنا ہوا تھا چنانچہ مدوح نے کبریاں کی صحت اور مسخ و تراویح کی دستوری و اسباق کی طرف توجہ فرمائی اور فوائد و حواشی میں ایسی جدت کی کہ اس کی حیثیت کو پہلے سے امتحان و بالاکر و بالکتاب سے ایک عظیم المثال جدید بخشید جاتا یا نکل دست ہے۔ اسی لئے کہ اس مرتبہ اس گرانمایہ کی اشاعت کا نذر مکتبہ اعجازیہ نے توجہ کو نصیب ہوا ہے حضرت مدوح نے صرف اسی کریم پر کتب خانہ میں فرمایا بلکہ اپنے اوقات میں صرف فرما کر اس کی تکمیل کے بعد مراصل کی پوری پوری نگرانی بھی فرمائی تاکہ بظاہر ہر بات افادہ و اسقام کا امکان باقی نہ رہے۔ مکتبہ اعجازیہ کا قیام و ارتقاء عزیز حضرت مدوح کے الطاف مخصوصہ کا رہین منت ہے۔ حضرت مدوح کا کریم تنظیم ہے کہ وہ اس مکتبہ کو اپنے اظہار کی دولت سے نوائے ہیں اور اس سے اہم و مرہ دارانہ علمی خدمات کا حقیقی اہل تصدق فرماتے ہیں۔ پس شکر نعمت کے طور پر فاکس کرنے بھی تاجرانہ ذہنیت سے بالاتر ہو کر حماسہ کو اس عظیم نظیر جدید بخشید کے ساتھ طبع کرنے میں اپنی پوری قوت صرف کر دی ہے اور عسارت کی زیادتی سے بے پردہ ہو کر اس کی صورتی حیثیت کو آراستہ اور دیدہ زیب بنانے میں کوتاہی نہیں کی ہے۔ ناگہانہ کہ گھبرائے رنگارنگ کا یہ عمدہ فارغ جس سے ہر صاف ہو کر فر فرود خاطرین ہو گیا ہے۔ کائنات کائنات اور طباعت کی گرانی اور علی کی کے باوجود قیمت قسم اول سا رہے (تھم) قسم دوم چھ روپے (دست)

کتاب کا پتہ

سید احمد مالک سنجانی اعجازیہ ڈیوبند روہی

ہر قسم کی دینی و غیر دینی عربی، فارسی، اردو، انگریزی کتب | روہی سید احمد مالک سنجانی اعجازیہ ڈیوبند روہی